بدترین برگـــــ وبار والامذہب

تحریر:حامد کمال الدین

عزیزم کاشف نصیر کے اس ٹویٹ نے مجھے ایک واقعہ یاد دلا دیا۔ یہ ایک سچا واقعہ ہے جو امریکہ میں

ہمارے ایک دوست عالمِ دین کے ساتھ پیش آیا۔

امریکہ کی اسلامک سوسائٹی آف گریٹر ووسٹر (میساچوسٹس) میں مجھ سے پہلے مصر کے ایک خطیب ہوتے

تھے جو بیچارے آج کل جنرل سیسی کی جیل میں جا پھنسے ہیں، اللہ ان کو وہاں سے رہائی دلائے۔ ڈاکٹر صلاح

سلطان۔ انہوں نے اپنے ساتھ پیش آنے والا یہ واقعہ بزبانِ خود سنایا۔ کہتے ہیں: میں مصر سے نیا نیا شریعت

میں پی ایچ ڈی کر کے آیا تھا۔ سب حدیثیں ابھی حافظہ میں تازہ تھیں۔ اور امریکہ کا ماحول میرے لیے

بہر حال نیا تھا۔ امریکہ میں ائمہ و خطباء کے پاس لوگ اپنے تقریباً سبھی مسائل لے کر آتے ہیں۔ فرماتے

ہیں: ایک دن ایک فیملی میرے پاس آئی اور درخواست کی کہ میں ان کے ایک ٹین ایجر بچے کو فہمائش کے لیے ایک سیشن دوں جو جنسی بے راہ روی کا شکار ہونے لگا ہے، شاید کہ میرے سمجھانے سے کچھ سمجھ جائے۔ میں نے نوجوان کو اپنے آفس میں بلایا اور کچھ ابتدائی گفتگو کے بعد بر سرِ مطلب آ گیا۔ واقعتاً محسوس ہوا، لڑکے کو نصیحت کی شدید ضرورت ہے۔ سنت طریقے سے بڑھ کر بھلا چیز کارگر ہو سکتی ہے۔ میرے ذہن میں وہی نبی ﷺ والی حدیث جو آپ ﷺ نے ایک ایسے نوجوان کو فہمائش کرتے ہوئے فرمائی تھی جو زنا کرنے کا خواہشمند تھا اور لوگ اس کو ڈانٹ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ وہ آپ ﷺ کے قریب آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چیز اپنی ماں کے لیے پسند کرو گے؟ اس نے عرض کی: نہیں اللہ کی قسم، اللہ مجھے آپ پر فدا کروائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی تو اپنی ماؤں کے لیے یہ پسند نہیں کرتے۔ پھر فرمایا: کیا تم اپنی بیٹی کے لیے یہ پسند کرو گے؟ اس نے عرض کی: نہیں اللہ کی قسم، اللہ مجھے آپ پر فدا کروائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی تو اپنی بیٹیوں کے لیے

یہ پسند نہیں کرتے۔ پھر فرمایا: کیا تم یہ چیز اپنی بہن کے لیے پسند کروگے؟ اس نے عرض کیا: نہیں اللہ کی قسم، اللہ مجھے آپ پر فدا کروائے۔ آپ نے فرمایا: لوگ بھی تو اپنی بہنوں کے لیے یہ پسند نہیں کرتے۔ پھر فرمایا: کیا تم یہ چیز اپنی پھوپھی کے لیے پسند کروگے؟ اس نے عرض کیا: نہیں اللہ کی قسم، اللہ مجھے آپ پر فدا کروائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی تو اپنی پھوپھیوں کے لیے یہ پسند نہیں کرتے۔ پھر فرمایا: کیا تم یہ چیز اپنی خالہ کے لیے پسند کروگے؟ اس نے عرض کیا: نہیں اللہ کی قسم، اللہ مجھے آپ پر فدا کروائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی تو اپنی خالاؤں کے لیے یہ پسند نہیں کرتے۔ الیٰ آخر الحدیث (مسند احمد، عن ابی اُمامۃ)۔ کہتے ہیں یہ حدیث میں نے خوب ذہن میں کر رکھی تھی۔ تربیت کی کتب میں اس حدیث پر جو زور دے رکھا گیا ہے، وہ بھی میرے سامنے تھا۔ اور میں اس بات کے لیے تیار تھا کہ سنت میں وارد اِس طریقۂ تربیت و فہمائش کو آج ان شاء اللہ عمل میں لایا جائے گا، اور اس سے میں اعلیٰ نتائج کا امیدوار بھی تھا۔ میں نے نوجوان کے لیے گفتگو کی ایک تمہید بنائی اور ایک سنجیدہ فضا پیدا کر کے آخر وہ

سوال زبان پر لے ہی آیا: بیٹا کیا تم یہ برداشت کروگے کہ کوئی اور آدمی تمہاری بہن کو کہیں لے جا کر اس کے ساتھ ایسا کام کرے؟ لڑکے نے بے پروائی سے کندھے اچکائے اور بولا: I don't care if she is okay with that۔ اب یہ ہکا بکا، اس ظالم نے تو حدیث بھی پوری نہیں کرنے دی! ماں کا ذکر، پھر بیٹی کا، پھر پھوپھی پھر خالہ کا، یہ سب تو ابھی ہونا تھا اور توقع تھی لڑکے پر ایک رنگ آتا اور ایک رنگ جاتا ابھی دیکھا جائے گا۔ واقعتاً یہ بات آدمی کے لیے سننی ہی مشکل ہے۔ مگر لڑکے نے تو بات ہی ختم کر دی؛ سب کچھ ہی اتار پھینکا۔ کہتے ہیں، مصر میں میں نے برے سے برا اور گندے سے گندا آدمی دیکھ رکھا تھا۔ لیکن کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنی بہن اور ماں کے ذکر پر آگ بگولہ نہ ہو جائے۔ (سوائے لبرلزم کے، کسی بھی جاہلیت میں بے غیرتی کی یہ نوبت کبھی نہیں آئی)۔ اور یہی وہ چیز تھی جسے نبی ﷺ نے اپنی فہمائش میں بنیاد بنایا تھا۔ مگر یہاں تو آدمیت اور انسانیت کا معاملہ سرے سے ختم ہے۔ بات تو آدمیوں کے ساتھ کی جاتی ہے؛ اب اِس کے ساتھ آپ کیا سر پھوڑیں گے؟ میں نے اپنے آپ سے کہا: تم اس نئی دنیا میں ہو جس

سے پہلے انسانوں کو کبھی واسطہ نہیں پڑا، جہاں فطرت اس درجہ میں مسخ ہو چکی ہو وہاں کہنے کو کیا باقی ہے؟

واقعتاً کچھ باقی نہیں۔

تو بھائی کاشف نصیر! بہت اچھا کیا آپ نے جو اس سے وہ سوال نہیں پوچھا، ورنہ شاید ناک پر ہاتھ رکھ کر واپس آنا پڑتا۔ یہ بالکل ایک اور مخلوق ہے اور انسانیت کی تاریخ میں سراسر ایک نیا مذہب۔ یہ سب ملتوں اور سب اخلاقی ضابطوں کے خلاف اعلانِ بغاوت ہے، جس کے بارے میں ہمارے کچھ اصلاح کاروں کا خیال ہے کہ ارتداد کی اِس کھلی دعوت کو آہنی ہاتھ سے ختم کرنے کی بجائے اس کو پچکارنے اور اس کے نخرے اٹھانے کا رویہ مناسب تر ہے۔ ابھی کل سے میں حیران ہوں، پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے جیت پانے پر سجدۂ شکر کر لینے کا واقعہ اِس ملکِ خداداد پاکستان میں ایک 'ایشو' کے طور پر ڈسکس ہو رہا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کو ایک سجدہ بھائی، صرف سجدہ، مسلمانوں کے معاشرے میں! چھوڑ دو فی الحال

’شریعت کے نفاذ‘ کی بات، وہ سیکولرزم کا مسئلہ بہت پیچھے رہ گیا، اب لبرلزم کی بات کریں، محض خدا کو سجدہ کرلینا، ایک ایشو اور ایک تنازعہ! اور خیر سے اس شخص کا حکم دین میں ہے کیا جو خدا کو ایک سجدہ ہو جانے پر جل بھن کر رہ جاتا ہو؟ کیا آپ کو اندازہ ہے، قومی سطح پر آپ کس نوبت کو پہنچے ہوئے ہیں؟ آپ کا یہ مسلم معاشرہ کس منحوس دانش کے نرغے میں آیا ہوا ہے؟

سچ ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا: إذا لم تستحيِ فاصنع ما شئت. ”جب شرم چلی جائے تو پھر جو بھی کر لو“۔

یعنی پھر کوئی حد ہے نہیں۔